نمبر:44

''اعلیٰ حضرت کے والد علامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب

''جواہر البیان'' پر ایک دیوبندی اعتراض کا تحقیقی و مسکت جواب''

(یہ مضمون ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف اکتوبر 2019 میں شائع ہو گیا ہے)

مئولف:

میثم عباس رضوی

فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کراچی پاکستان

جواہر البیان پر اعتراض کا جواب

اعلیٰ حضرت کے والد علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ کی مشہور کتاب ''جواہر البیان'' پر ایک دیوبندی کے اعتراض کا تحقیقی و مسکت جواب

از۔ میثم عباس قادری رضوی، لاہور، پاکستان

بدنام زمانہ اور دجل وفریب میں مہارتِ تامہ رکھنے والے مولوی ابوایوب دیوبندی نے اپنی بدنامِ زمانہ کتاب ''دست وگریبان'' میں مفتی احمد یارخان نعیمی کا ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

''مفتی احمد یارخان نعیمی لکھتے ہیں: نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے ذلیل ہے۔'' (جاء الحق، ص ۴۲۰، بحث عقائد دیوبندی واسلامی)

(دست وگریبان، جلد ۳، صفحہ ۱۲۲، مطبوعہ دار النعیم، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

اس کے بعد دیوبندی معترض، اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کے مصرعے کا ذکر کر کے حضرت مولانا نقی علی خان کی کتاب سے ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''فاضل بریلوی کا باپ لکھتا ہے: موسیٰ علیہ و علیٰ نبینا الصلاۃ والسلام پر وحی ہوئی۔ اے موسیٰ! جب تو مجھے یاد کرے اس حال پر یاد کر کہ تو اپنے اعضا توڑتا ہو اور میری یاد کے وقت خاشع و ساکن ہو جا اور جب مجھے یاد کرے اپنی زبان کو دل کے پیچھے کر اور جب میرے روبرو کھڑا ہو بندۂ ذلیل کی طرح کھڑا ہو۔ (جواہر البیان، ص ۴۷)''

(دست وگریبان، جلد ۳، صفحہ ۱۲۲، مطبوعہ دار النعیم، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

مولوی ابوایوب دیوبندی ''جاء الحق'' اور ''جواہر البیان'' کے مندرجہ بالا اقتباسات نقل کرنے کے بعد ان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اب بتائیں کیا ''جاء الحق'' کا فتوی مفتی احمد یار نعیمی نے جو لکھا ہے، وہ فاضلِ بریلوی اور اس کے والدِ گرامی کے اوپر لگتا ہے یا نہیں۔ تو اگر ''جاء الحق'' درست اور صحیح ہے تو فاضلِ بریلوی اور اس کے والد کو چمار اور ذلیل کہہ دیں''

(دست وگریبان، جلد ۳، صفحہ ۱۲۳، مطبوعہ دار النعیم، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ یہاں مولوی ابوایوب دیوبندی یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی امام المتکلمین حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف سے ''ذلیل'' لکھا ہے۔ نعوذ باللہ۔

جواب: سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ اللہ کریم اپنے محبوب بندوں کے لیے اگر کوئی خاص کلمہ استعمال فرمائے تو مخلوق کو یہ حق نہیں کہ وہ بھی ان محبوب بندوں کے حق میں اس خاص کلمہ کا استعمال بطور انشاء کریں۔ ہاں اسے بوقتِ ضرورت، بطورِ حکایت نقل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ مولوی ابوایوب دیوبندی نے ''جواہر البیان'' کے حوالے سے جو

اقتباس نقل کیا ہے اس کے شروع سے درج ذیل یہ فقرہ نقل نہیں کیا:

''امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں''

اس فقرہ کو نقل نہ کرنے کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ اگر خائن مولوی ابوایوب دیوبندی مندرجہ بالا فقرہ بھی نقل کر دیتا تو معلوم ہو جاتا کہ حضرت مولانا نقی علی خان پر اس کا الزام نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ آپ نے اسے حضرت امام غزالی سے نقل کیا ہے، اور دیوبندی مذہب کے اُصول کے مطابق ناقل پر الزام نہیں لگ سکتا۔ اس اُصول کو باحوالہ آگے بیان کیا جائے گا۔

۲۔ جو اقتباس مولوی ابوایوب دیوبندی نے نقل کیا ہے اس کے شروع میں یہ الفاظ موجود ہیں:

''موسیٰ علیه و علی نبیّنا الصلاة و السلام پر وحی ہوئی''

ان الفاظ سے مولوی ابوایوب دیوبندی کو معلوم ہو جانا چاہیے تھا کہ ''جواہر البیان'' کے جس لفظ ''ذلیل'' پر میں اعتراض کر رہا ہوں وہ مولانا نقی علی خان نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے ارشاد فرمایا ہے۔ اس لیے مجھے لفظ ''ذلیل'' کی وجہ سے مولانا نقی علی خان پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے، لیکن مولوی ابوایوب دیوبندی دجل سے باز نہ آیا۔

مولوی ابوایوب دیوبندی خائن یا بددیانت؟ فیصلہ قارئین پر!

اب دو ہی صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: یہ ہے کہ دیوبندی مزعومہ مناظر مولوی ابوایوب دیوبندی نے ''انشاء'' اور ''حکایت'' میں فرق نہ سمجھتے ہوئے جہالت کی وجہ سے مولانا نقی علی خان پر یہ اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ''ذلیل'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ نعوذ باللہ۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ مولوی ابوایوب دیوبندی نے یہ جاننے کے باوجود کہ

۱۔ مولانا نقی علی خان نے اسے امام غزالی سے بطور حکایت نقل کیا ہے۔

اور

۲۔ امام غزالی نے اللہ تعالیٰ کے اپنے پیغمبر کے بارے میں کہے گئے الفاظ نقل کیے ہیں، جن میں لفظ ''ذلیل'' بھی موجود ہے۔

ان دونوں باتوں کو جاننے کے باوجود مولوی ابوایوب دیوبندی نے بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے یہودیانہ ذوق کی تسکین کے لیے مولانا نقی علی خان پر اعتراض کیا ہے۔

اب یہ فیصلہ قارئین پر ہے کہ مولوی ابوایوب دیوبندی کو جاہل قرار دیتے ہیں یا بددیانت!

''جواہر البیان'' کے جس اقتباس پر اعتراض کیا گیا ہے وہ ''احیاء العلوم'' سے نقل کیا گیا ہے:

۳۔ مولوی ابوایوب دیوبندی کے اعتراض کے بعد جب راقم نے حضرت امام غزالی کی کتب میں تلاش کیا تو ''احیاء العلوم'' میں یہ حکایت مل گئی۔

ذیل میں ملاحظہ کیجیے کہ اِسی حکایت کا ترجمہ مولوی ندیم الواجدی دیوبندی، فاضلِ دیوبند نے کن الفاظ میں کیا ہے:

''اے موسیٰ! جب تو میرا ذکر کرے تو اپنے ہاتھ جھاڑ لے (یعنی تمام کاموں سے فارغ ہو کر میرا ذکر کر) اور میرے ذکر کے وقت خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون سے رہ اور جب میرا ذکر کرے تو اپنی

زبان اپنے دل کے پیچھے کر لے اور جب میرے سامنے کھڑا ہو تو ''ذلیل وخوار'' بندے کی طرح کھڑے ہو''۔

(احیاء العلوم، جلد ا، صفحہ ۲۹۷، تیسرا باب، نماز کی باطنی شرائط، مطبوعہ دارالاشاعت، ایم اے جناح روڈ، اُردو بازار، کراچی)

(نوٹ: قوسین میں درج الفاظ بھی مترجم کے ہیں)

قارئین! آپ نے فرق ملاحظہ کیا کہ مولانا نقی علی خان نے ''ذلیل'' کا لفظ حکایتاً نقل کیا ہے اور مولوی ندیم الواجدی دیوبندی نے ''ذلیل وخوار'' کا۔ لہٰذا مولوی ابوایوب دیوبندی کو چاہیے کہ اپنے اعتراض کے مطابق حضرت امام غزالی، مولوی ندیم الواجدی دیوبندی اور اس کتاب کے دیوبندی ناشرین کے بارے میں بھی لکھے اور چھاپے کہ انہوں نے اللہ کے نبی کو ''ذلیل'' کہا ہے۔

معتبر دیوبندی علما کے بیان کردہ اُصول کے ذریعے مولوی ابوایوب دیوبندی کے اعتراض کا جواب:

۴۔ مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے مولوی ابوایوب دیوبندی کو اپنی تنظیم کی طرف سے مناظر تو مقرر کر دیا ہے لیکن یہ اہم اصول موصوف کو نہ سکھایا کہ:

''ناقل پر فتویٰ نہیں لگایا جاتا''۔

اس کی مختصر وضاحت عرض کرتا ہوں۔

☆ مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے اپنی تقریر میں یہ اُصول بیان کیا ہے کہ:

''ناقل پر فتویٰ نہیں لگاتے''

(خطباتِ برما، صفحہ ۸۳، مطبوعہ مکتبۃ اھلُ السُّنّۃ والجَمَاعَۃ، ۸۷-جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا)

☆ دیوبندی مذہب کے مشہور شکست خوردہ مناظر مولوی طاہر گیاوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''تیسری بات جو خاص طور سے اس جگہ قابلِ لحاظ ہے وہ یہ کہ قاری محمد طیب صاحب نے ان اقتباسات میں جو کچھ پیش کرنا چاہا ہے وہ ان کی اپنی بات نہیں ہے بلکہ علامہ عبدالغنی نابلسیؒ سے انہوں نے اس کو نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے، لہٰذا قاری محمد طیب صاحبؒ کی حیثیت صرف ناقل کی ہے، قائل کی نہیں۔ لہٰذا جو فتویٰ اس پر لگایا جائے گا وہ اصل قائل پر چسپاں ہوگا نہ کہ ناقل پر''

(بریلویت کا شیش محل، صفحہ ۳۱، مطبوعہ کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند)

☆ مولوی عبدالقدوس قارن دیوبندی بن مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''ناقل کے ذمہ صرف صحتِ نقل ہے''

(مجذوبانہ واویلا، صفحہ ۱۹۴، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

دیوبندی مذہب کے ان تینوں علما کے حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ''ناقل پر فتویٰ نہیں لگاتے''۔ اُمید ہے کہ مولوی ابوایوب دیوبندی، اگر دیوبندی علما کے بیان کردہ اس اُصول (ناقل پر فتویٰ نہیں لگتا) سے جاہل تھے تو اب یقیناً واقف ہوگئے ہوں گے، لہٰذا ان کو چاہیے کہ ''جواہرالبیان'' کے حوالے سے کیے گئے اعتراض سے رجوع کریں۔

عجلت اور تنگیِ وقت کے باعث اتنا ہی لکھ سکا ہوں، ضرورت محسوس ہوئی تو مزید بھی لکھا جاسکتا ہے، لیکن فی الحال اسی پر اکتفا کریں۔